رسائل و مسائل

سرکاری خرچ پر حج

سوال:- ۱- اللہ تعالیٰ نے جن مسلمانوں پر "حج" فرض نہیں کیا۔ کیا حکومتِ پاکستان جو قرض میں جکڑی ہوئی ہے۔ اپنے اخراجات پر ایسے افراد کو حج پہ بھیج سکتی ہے؟ اور حج کا ثواب کسے ملے گا۔

۲- کسی فرد یا ادارہ کو لوگوں سے زکوٰۃ، خیرات اور صدقات لے کر سرمایہ بنانے کی اجازت ہے۔ اور پھر وہ سرمایہ سودی کاروبار پہ لگا کر مزید سرمایہ جمع کرے۔

جواب: ۱-

۱- ایک مسلمان فرد، ادارہ یا ملک عیاشی اور سہولتوں کے لیے قرض نہیں لیتا کہ اسلام کی یہی تعلیم ہے۔ لیکن پاکستان سمیت جملہ اسلامی ممالک جن قرضوں میں جکڑے ہوئے ہیں وہ اسی قسم کے قرضے ہیں۔ صنعتی، زرعی اور رفاہی کاموں کے لیے قرض لینا اور پھر اس پر سود ادا کرنا اور اس سلسلہ کو مسلسل جاری رکھنا، بلکہ ان قرضوں کے حصول کی خاطر اپنی ملکی پالیسیاں قرض دہندگان کی منشا کے مطابق ترتیب دینا کسی بھی درجہ میں شریعت کے مطابق نہیں ہے۔ ایسے قرضے لینا اور ان پر سود دینا دونوں ہی ناجائز ہیں۔ ایسی صورت میں سوال یہ ہونا چاہیے کہ بیرونی قرضوں سے سڑکیں اور پل بنانا، جہاز خریدنا، تعلیمی اور انتظامی منصوبے بنا کر ان پر اربوں روپے خرچ کرنا جائز ہے کہ نہیں؟ اور ان قرضوں کی ادائیگی کی راہ میں جو اخراجات رکاوٹ

ہیں وہ اخراجات کرنا جائز ہیں یا نہیں ؟ لیکن کوئی بھی یہ سوال نہیں اُٹھاتا کہ کام و دہن اور جسم و جان کی ان لذّتوں پر جو اخراجات ہو رہے ہیں، ان کی شرعی حیثیت کیا ہے اور وہ جائز ہیں کہ ناجائز، اور کبھی اس کی بات کی جاتی ہے تو آگے سے یہ جواب ملتا ہے کہ دورِ حاضر میں ان چیزوں کے بغیر گذارا ممکن نہیں ہے اور ہمارے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ اپنی سڑکوں کو ویران، نہروں کو خشک اور زمینوں کو بنجر کر دیں اور زندگی کی گاڑی کو جام کر دیں لیکن اگر چند افراد کے دینی جذبے کی تسکین کا سامان ہو جاتا ہے تو اس کے بارے میں سوال اُٹھا لیا جاتا ہے کہ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے۔ اگر ایک انسان قرض کی کار میں قرض سے بنی ہوئی سڑک پر قرض سے بنے ہوئے دفتر میں قرضے سے حاصل کردہ کرسی اور میز پر جا کر بیٹھتا ہے تو اس کے متعلق یہ سوال کرنا کہ ایسے ہزاروں افراد میں سے چند افراد جو مسجد میں جا کر نماز پڑھتے ہیں ان کی نمازوں کا کیا حکم ہے کوئی معقول سوال نہیں ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ انواع و اقسام کے کھانے جو قرض لے کر لگائے گئے ہوں ان کے متعلق تو بات نہ کی جائے کہ ان کی کیا حیثیت ہے لیکن ان میں جو نمک اور مرچ ڈالے گئے ہیں اُن کے متعلق کہا جائے کہ ان کی کیا حیثیت ہے۔ عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے قرض لینا بذاتِ خود حماقت ہے اور پھر اگر ان سے نجات حاصل کرنا مطلوب ہو تو ایسے تمام اخراجات ختم کرنا ہوں گے جو ان کی ادائیگی میں رکاوٹ ہیں۔ جہاں تک چند افراد کو حج پر بھیجنے کا تعلق ہے میرے خیال میں یہ کوئی ایسا خرچ نہیں ہے جو قرضوں کی ادائیگی میں کسی بھی درجہ میں رکاوٹ بنتا ہو اس لیے یہ جائز ہے۔

جہاں تک ثواب کا تعلق ہے تو حدیث شریف کے مطابق ثواب صاحبِ مال کو ملے گا، دینے والے کو اور حج کرنے والے کو ملے گا -------

--- مال چونکہ قوم کا ہے اس لیے مال کا ثواب قوم کو، دینے کا کام حکومت کرتی ہے لہٰذا دینے کا ثواب اسے ملے گا۔ اور حج اس کا ہو گا جس نے حج کیا ہے اور حج کا ثواب بھی اسی کو ملے گا۔

۲۔ دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ زکوٰۃ کا مال کسی فرد کو دیا گیا ہو تو وہ اُسے کاروبار میں لگا کر بڑھا سکتا ہے تاکہ زکوٰۃ لینے کی بجائے دینے والا بنے اور کسی ادارے کو دیا گیا ہے تو وہ اُسے مصارفِ زکات میں خرچ کرے گا۔ یہ بھی کر سکتا ہے کہ وہ اسے کاروبار میں لگا دے اور منافع زکوٰۃ کے مصارف میں خرچ کرے اور اصل کو محفوظ رکھے۔ البتہ سودی کاروبار میں لگانا ناجائز ہے۔ اِسی طرح اُسے مصارفِ زکات کے بجائے ذاتی مقاصد کے لیے استعمال کرنا بھی ناجائز ہے۔

(مولانا عبدالمالک — شعبۂ استفسارات)

مطبوعاتِ تنظیمِ اساتذہ کا نیا پتہ

۳۔ بہاول شیر روڈ، مزنگ، لاہور

پوسٹ کوڈ ۵۴۰۰۰